السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مرتد توبہ کر کے اخلاص نیت کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع کرلے تو کیا وہ اپنی بیوی کو اپنے گھر واپس لا سکتا ہے جبکہ وہ اخلاص، ایمان، صدق اور توحید کے ساتھ تمام ارکان اسلام کی پابندی کر رہا ہو؟ توبہ کے بعد وہ کیا کفارہ ادا کرے؟ کیا توبہ سے پہلے کی اولاد شرعی اولاد شمار ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر ارتداد دخول اور موجب عدت خلوت سے پہلے ہو تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور بیوی عقد جدید کے بغیر حلال نہ ہوگی اور اگر ارتداد دخول اور موجب عدت خلوت کے بعد ہوا تو معاملہ عدت کے ختم ہونے پر موقوف ہے اگر عدت ختم ہونے سے پہلے وہ توبہ کرلے تو یہ اس کی بیوی ہے اگر وہ عدت پوری ہونے پر یا اس کے بھی بعد توبہ کرے تو اکثر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ یہ عقد جدید کے بغیر حلال نہ ہوگی۔ بعض اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ وہ رجوع ہی سے حلال ہو جائے گی، عدت پوری ہونے سے اس کا قبضہ و تسلط ساقط ہو جائے گا لیکن اگر یہ اسلام کی طرف رجوع کرلے تو وہ اس پر حرام نہیں ہوگی ان دونوں حالتوں کی بنیاد پر اس مرد کا اپنی بیوی کی طرف رجوع کا حکم واضح ہو گیا۔

ماضی کے حوالہ سے بات یہ ہے کہ خالص توبہ سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لِلَّذينَ كَفَروا إِن يَنتَهوا يُغفَر لَهُم ما قَد سَلَفَ ... ٣٨ ... سورة الانفال

''اے پیغمبر) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آ جائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔)''

اور نبی اکرمﷺ نے عمرو بن عاصؓ سے فرمایا تھا:

(إن الإسلام يهدم ما كان قبله)) (صحيح مسلم))

''اسلام سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

اولاد کے حوالے سے یہ بات ہے کہ اگر اس کا اعتقاد یہ ہو کہ نکاح باقی ہے اور وہ ان لوگوں کا مقلد ہو جو ترک نماز کو کفر نہیں سمجھتے یا اسے یہ بات معلوم ہی نہ ہو کہ تارک نماز کافر ہو جاتا ہے تو اولاد اسی کی ہوگی اور اسی کی طرف منسوب ہوگی اور اگر اسے معلوم ہو کہ ترک نماز کفر ہے تو نماز ترک کرنے کی وجہ سے اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہ ہوگی، اس سے مباشرت کرنا حرام ہوگا اور اس حال میں اس کی اولاد بھی اس کی طرف منسوب نہیں ہوگی یہ مسئلہ ان عظیم اور بڑے مسائل میں سے ہے، جن میں آج کل بعض لوگ مبتلا ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 273

محدث فتویٰ